

## غیر زبانوں میں بولنا اور ان کا استعمال: ایک سری نولو سیا۔ (part1)

اگرچہ پیشہ کا مثل تحریک، روحانی ظہور اور قابلیتوں کے پھر سے جی اٹھنے کے ساتھ، ایک صدی سے بڑھ کر وجود رکھتی تھی ان تجذیبوں کا استعمال، جس میں مظہر قدرت کی چمک دمک (زبانوں میں بولنا) شامل ہے بہت سے مسیحیوں کے لیے پریشان گن اور فتنہ ساز معاملہ کا حامل ہے۔ ”غیر زبانوں میں بولنے“ پر مضمون کے اس اتفاقی تسلسل میں، میں نے عہد نامے کے اقتباسات پر غور کروں گا جو ”غیر زبانوں“ کا ذکر کرتے ہیں، اور خاص طور پر میں ان کے چند استعمال پر غور کروں گا [1]۔ اس کے ساتھ ساتھ دیکھیں گے جو اقتباسات اس مضمون پر کہیں گے، میں کچھ اپنے ذاتی تجربات، اور دوسروں کے تجربات کو بھی بانٹوں گا۔ [2] مجھے امید ہے کہ یہ مضمون ”غیر زبانوں“ کے معاملہ میں سے کچھ تنازعہ کھڑا کریں گے اور شاید کچھ اجھنوں کو بھی۔

اس پہلے مضمون میں میں اقتباسات کے بہت مختصر نظر ہانی کو پیش کروں گا جوز زبانوں میں بولنے کا ذکر کرتے ہیں، اور پھر اعمال 1:2-12 میں قلمبندی کیے گئے واقعیات اور ترتیب پر غور کریں گے۔ یہی ہے جہاں گلیلی ایماندار پہلی مرتبہ روح القدس سے بھر گئے تھے اور زبانوں میں بولنا شروع کیا، اور جہاں وہ جو قریب سنت تھے وہ بولی گئی زبانوں کو اپنی زبان سمجھتے تھے۔ میں آپ کو 1900 میں شروع ہوئی پیشیکو شمل تحریک کے آغاز کی مختصر تفصیل بھی دوں گا۔

زبانیں بولنے پر نئے عہد نامے کی تعلیم۔

گلوسالیلیا کی باہمیات درحقیقت یہ ہے کہ، اس کی زیادہ تربیا دو واضح یا کشاوہ تعلیم کی بجائے ابتدائی کلیسیا کے چند تجربات پر ہے۔ لوقا، اعمال کی کتاب میں، اور پُلس، کرنھیوں کو اپنے پہلے خط میں، صرف یہی دونئے عہد نامے کے مصنفوں ہیں جو غیر زبانوں کا ذکر کرتے ہیں [3]۔ لوقا اعمال 2:4، 10:46 اور 19:6 میں، کو اپنے تاریخی مذکروں میں، بغیر کسی وضاحت یا تصریف کے، گلوسالیلیا کے کئی واقعیات کو ملاتا ہے [4]

لوقا زبانوں کی فطرت پر وضاحت پیش نہیں کرتا، نہ ہی وہ ان کے مقاصد پر بصیرت کو مہیا کرتا ہے یا کہ کیسے زبانوں کو کسی انفرادی مسیحی کی زندگی یا کلیسیا میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اسی طرح، پُلس زبانوں کی فطرت بارے خاموش ہے۔ وہ صاف صاف یہ نہیں کہتا کہ کیوں خدا نے اس تھنے کو دیا، بہر کیف وہ بہت سے طریقوں میں اشارہ کرتا ہے جن میں یہ کام کرتی ہیں (ٹرزر 2009: 224) اگرچہ پُلس کلیسیائی مینگ میں گلوسالیلیا کے استعمال بارے کچھ ہدایات دیتا ہے، زبانوں کے بارے پُلس کی زیادہ تر تعلیم 1 کرنھیوں 12-14 ابواب میں ہے جنھیں کرنھیوں کی اضافی سرگرمی اور اس خاص روحانی قابلیت کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے لکھے گئے تھے، لہذا یہاں زبانوں کے استعمال پر کسی بصیرت کو پُلس کی

کرتھس کی کلیسیا کو تحریر کے حقیقی آرزو کی روشنی میں دیکھا گیا ہے، یہ کہ، اس کے عبرت آمیز، آرزو کی بجائے اسے ٹھیک کرنا تھا۔ زیادہ تر جسے دونوں لوقا اور پوس سے گلوسالیلیا کے بارے سیکھا جا سکتا تھا اسے صرف مفہوم اور کمبوں سے حاصل کرنا ہے۔ ہمیں لوقا اور پوس کی تحریروں سے ہمانست، نہ ہی پاسیداری کی بجائے مزید تشریح سے چونکا نہیں ہونا۔

## نتائج۔

اعمال 1 باب میں پیشکوست پر روح القدس کے عذر میلے جانے پر ہم اس کے آسمان پر واپس جانے سے پہلے فوراً اسے دیکھتے ہیں، یہ یوسع نے اپنے حواریوں کو ہدایت کی کہ وہ یہودیم میں ہی رہیں اور انتظار کریں جب تک کہ وعدہ کیا ہوا روح القدس آنھیں جاتا۔ اس کے شاگردوں نے اس ہدایت پر عمل کیا، اور دس دن بعد پیشکوست کے دن پر روح القدس کو پہلی دفعہ تمام مسیحی ایمانداروں پر انڈیلا گیا۔ ہم درحقیقت نہیں جانتے کہ کتنے مسیحی پیشکوست پر اکٹھے جمع تھے۔ پوس اندازہ لگاتا ہے کہ یہ یوسع کے زندہ ہونے اور آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت یہاں تقریباً 500 مسیحی ایماندار تھے (1 کریمیوں 15:6)۔ اعمال 1:15 میں، لوقا خاص طور پر ذکر کرتا ہے کہ 120 ایماندار بالا خانہ میں جمع تھے جب وہ یہوداہ اختر یوتی کی جگہ نئے رسول کا انتخاب کر رہے تھے۔ شاید یہاں پیشکوست کے دن پر چند مسیحی ایماندار میٹنگ کے لیے جمع تھے۔

بہت سے لوگ قیاس کرتے ہیں کہ مسیحی ایمانداروں پر روح القدس کا انڈیلا جانا اسی بالا خانہ میں رونما ہوا جس کا ذکر اعمال 1:13 میں کیا گیا ہے۔

بہر حال ہم پر یقین نہیں ہو سکتے کہ یہی معاملہ ہے۔ اعمال 2:2 میں، یونانی لفظ جسے نئے عہدنا میں اکثر ”گھر“ کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے اسے روشیم کی ہیکل کے طور پر بھی ترجمہ کیا گیا ہے [6] شاید یہ یوسع کے حواری پیشکوست کے دن پر ہیکل کے ایوانوں میں عبادت کر رہے تھے۔ یہ خاص طور پر غالباً ایسا قیاس کرتے ہوئے دکھائی دیتا ہے کہ پیشکوست خاص ہیکل کی عبادات کے ساتھ یہودی چھٹی کا دن تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ ابتدائی کلیسیا پیشکوست کے بعد با قاعدہ طور پر ہیکل میں اکٹھے ہوا کرتے تھے، شاید یہ سرگرمی پیشکوست سے پہلے ہی شروع ہو چکی تھی [7]۔

اگر رسول ہیکل کے صحن میں جمع تھے جب روح القدس آیا، تو اس کی وضاحت کرنا اور آسان تھا کہ کیوں بہت سے لوگوں نے ایمانداروں کو غیر زبانوں میں بات کرتے تھے۔ اس کی وضاحت کرنے میں بھی مدد کرنا تھی کہ کیسے پطرس (دکھاوے کے طور پر) فوری کھڑا ہو سکتا اور کئی ہزار یہودی زائرین سے خطاب کر سکتا تھا۔ زائرین جو پورے رومی سلطنت سے یہودیم تک پیشکوست کی یہودی تہوار کو منانے کے لیے آئے تھے (اعمال 2:5)۔ یہاں ممکن الواقع ہے کہ اعمال 2 کے واقعیات بالا خانہ کی اندر میں رونما ہوئے تھے، یہاں تک کہ بہت وسیع طور پر (اعمال 1:13، 15)۔

جو ہم یقینی طور پر جانتے ہیں یہ کہ دس دن کے بعد یوسع آسمان پر واپس چلا گیا، اُس کے پیروکار پینتیکوست کے دن پر ایک جگہ اکٹھے دعا کر رہے تھے [8] تقریباً 9 بجے صبح روح القدس ہر موجود شخص پر انڈیلا گیا، دونوں مرد اور عورتوں پر (اعمال 14:2، 17:18)۔ یہاں، زور آور، دھکیلنے والی ہوا کی سی آواز تھی، یہاں آگ کی زبانوں کی رویا تھی جسے تقسیم کیا گیا اور جو ہر شخص کے سر پر ٹھہری، اور ہم جانتے ہیں کہ ہر شخص نے غیر زبانوں میں بات کی، ہر ایماندار نے، ناصرف دس رسولوں نے۔

## ایکس اینگلوسیا: غیر زبانوں میں بولنا یا زبانوں کو سُننا؟

روح القدس سے بھرنے کافوری نتیجہ یہ تھا کہ تھی ایمانداروں نے غیر زبانوں میں بولنا شروع کیا، یہ کہ، وہ ایسی زبان بول رہے تھے جنہیں انہوں نے پہلے کبھی نہیں بولا تھا۔ بہت سے لوگ قیاس کرتے تھے کہ تھی ایماندار اصل زبان میں بول رہے تھے، اور انہوں نے اس مظہر قدرت کو ایکس اینگلوسیا کے طور پر اصطلاح دی۔ لفظ ایکس اینگلوسیا کو یونانی الفاظ ایکس نوس سے اخذ کیا گیا جس کا مطلب ”غیر ملکی“ ہے اور گلوسیا جس کا مطلب ”زبان“ یا ”بولی“ ہے۔ میں یہ صلاح دینا پسند کروں گا کہ تھی اصل غیر زبانوں میں بات نہیں کر رہے تھے، لیکن وہ ایسی آواز میں بول رہے تھے جیسے روح القدس نے اُن کو ہدایت کی۔ اور اب، ہجوم میں سے دیکھنے والے اصل غیر زبانوں سن رہے تھے۔ وجہ کہ میں اس کی صلاح دے رہا ہوں کسی ایسی چیز کہ وجہ سے جس کا میں نے 1984 کی ابتداء میں تحریر کیا تھا۔

1980 میں میں پیغمبر شام اسکلبیز آف گاؤ کا رکن تھا۔ زبانوں میں بولنا ہماری دعاویں میں روزمرہ کی مشق تھی۔ بہت سے اشخاص کو غیر زبانوں میں بولنا تھا جیسے ہم ایک ہی وقت میں مستعد عبادت کے اوقات کے دوران خدا کی تعریف اور دعا کرتے تھے۔ دو یا تین لوگوں کو نبوی طور پر زبانوں میں بولنا ہوتا تھا، کسی کے زبان کے پیغام کی تشریح کرنے کے ساتھ۔ ا تو ا کی صحیح عبادت میں ایک چائے کی خاتون نے دعا کے دوران زبانوں میں بولنا شروع کیا اور اچانک، اپنے ”پیغام“ کے درمیان میں اُس نے کامل انگریزی بولنا شروع کیا۔ میری اپنی زبان کو [9] میں نے کبھی کسی کو زبانوں میں بات کرتے نہیں سننا اور ایک ”پیغام“ کو انگریزی میں۔ ہمارے چرچ کی مشق یہ تھی کہ ایک شخص کو زبانوں میں بات کرنا ہوتی تھی لیکن ایک دوسرے شخص کو تشریح کرنا ہوتی تھی۔ کلیسا ای مینگ کے بعد، میرا اپنے خاوند (جو اس وقت میرا منگیتھا) اور اپنی ماں کے ساتھ دوپہر کا کھانا تھا۔ کھانے کے دوران میں نے اس کا ذکر کیا کہ میں نے سوچا کہ یہ غیر معمولی تھا کہ ایک چائے کی خاتون غیر زبانوں میں بات کر رہی تھی اور پھر انگریزی میں۔ میرا ایمان تھوڑی دری کے لیے ایک الجھن کا سبب بنا، لیکن آخر کار میں نے سمجھ لیا کہ اگر چہ میں نے کامل انگریزی کو سننا، میرے خاوند اور ماں نے سارا وقت گلوسالیڈیا کو سننا جس میں وہ چائے کی عورت بات کر رہی تھی۔ انگریزی پیغام جسے میں نے سننا ایک ماقوم الفطرت واقع ہونا تھا، ایک ”ما فوق الفطرت سننا“۔

مجھے ایک ”ما فوق الفطرت سننے“ کو ایک اور کہانی سے ملانے دیجیے۔ کچھ سال قبل میری ماں، جو کہ ایک مسیحی ہے، یورپ میں سفر کر رہی تھی۔ اڑھائی گھنٹے کے سفر میں میری ماں کی ایک دوسرے مسافر کے ساتھ بات چیت ہوئی۔ وہ کچھ دیر تک ہمکلام رہیں جب اچانک میری ماں

نے محسوس کیا کہ دوسری عورت سارا وقت جرمن میں بات کر رہی تھی، زبان جسے میری ماں بمشکل سمجھ سکتی تھی، اگرچہ میری ماں سارا وقت انگریزی بول رہی تھی۔ حیران کن وجہ نے اس گفتگو کی حقیقت پسندی کو ختم کیا۔

اگرچہ یہ بے شک ایک مافوق الافطرت لیاقت ہے جس نے پیشکوست کے دن پر مسیحی ایمانداروں کو غیر زبانوں میں لونے کے قابل بنایا، اس قابلیت کو جسے روح القدس نے دیا، میں صلاح دیتا ہوں کہ اصل زبانوں کو سننے کی قابلیت ایک دوسری مافوق الافطرت قابلیت ہے جسے اس موقع پر روح القدس سے دیا گیا۔ میرا ایمان ہے کہ ایکس انگلو سیا شاید بولنے کی بجائے سننے کا مجذہ ہے۔ ویندار یہودیوں کا ہجوم جو یروسلیم میں تھا، وہ مسیحیوں کے چوگردائی کا تھا، یقیناً انہوں نے اپنی مادری زبانوں کو سننا۔ [10] اوقات مرتباً بیان کرتا ہے (اعمال 6:8، اور 11 میں) کہ یہودی اور نو معتقد یہودی، جو پورے رومی شہنشاہیت کے تمام حصوں سے آئے تھے انہوں نے گلیلی شاگردوں سے اپنی غیر زبانوں کو سننا [11] یہ ہجوم میں بہت ساروں کے درمیان بڑی حیرانی کا سبب ہوا (اعمال 12:2) [12]

## اصل زبانیں؟

1 کرنٹھیوں 1:13-3 میں، پُلس ”آدمیوں اور فرشتوں کی زبانوں“ کے اسلوب بیان کو استعمال کرتا ہے۔ کچھ لوگ اسے اس لیے لیتے ہیں کہ جب کوئی زبانوں میں بات کرتا ہے وہ اصل زبان میں بات کر رہے ہوتے ہیں: ایک انسانی یا فرشتہ کی زبان میں۔ بہر حال، 1 کرنٹھیوں 1:13-3 میں پُلس کا اصل خیال زبانوں کے مظہر قدرت پر معلومات مہیا کرنا نہیں تھا، بلکہ یہ سکھانا تھا کہ کسی روحانی تھنے یا ظہور کا استعمال ناقص ہے، اور کسی چیز کو انجام دینا نہیں ہے، جب تک کہ تھنے کو محبت کے ساتھ خدمت میں استعمال نہیں کیا جاتا۔ پُلس نے حد سے زائد تعریف (مبالغہ) کی خطیبانہ صورت کو استعمال کیا اور چار بیانات کو دیا ”اگر“ [13] کو 1 کرنٹھیوں 1:13-3 میں محبت پارے اپنے نقطے کو بناتے ہوئے [14] ان حقیقوں کی وجہ سے، یہ مشکوک ہے کہ ”آدمیوں اور فرشتوں کی زبانوں“ کے اسلوب بیان اس مطلب میں لیا جاسکتا ہے کہ زبانوں میں بات کرنے میں حقیقی زبانوں میں بات کرنا شامل ہے۔

کچھ اعصابی سائنسداروں نے دراصل اس کا مطالعہ کیا جو دماغ میں رونما ہوتا ہے جب مسیحی زبانوں میں بات کرتے ہیں، اور انہوں نے پایا کہ دماغ کی مرکزی زبان کو استعمال نہیں کیا جاتا جب کوئی غیر زبانوں میں بات کرتا ہے جیسے کہ ایسا ہوتا ہے جب کوئی اصل زبان میں بات کرتا ہے (نیورگ 2006)۔ کچھ باعزت غیر ملکی زبانیں بولنے والے، جیسے کہ ولیم جے۔ سامرین (1972) اور فیصلخاں گڈ مین (1972/2:121) نے گلوسالیلیا کا مطالعہ کیا اور انہوں نے پہچان کی کہ کسی کازبانوں میں بات کرنے کا ظہار شاید کسی حد تک بولنے والے کی عام زبان کے نمونوں کی مانند ہوتا ہے، بہر حال انہوں نے کسی ایسی گواہی کو نہیں دیکھا کہ گلوسالیلیا حقیقی زبانوں کو شامل کرتا ہو۔ کئی سوالوں سے یہاں وقت بہ وقت یہاں دعویدار تھے کہ کچھ مسیحی زبانیں بولنے والے اصل زبانوں میں بات کرتے تھے، اب کوئی ایسا معاملہ حقیقی ثابت نہ ہوا، اور بہت سے معاملات بدنام ہوئے۔ یہاں کوئی ایسی گواہی نہیں [15] کہ مسیحی گلوسالیلیا اصل زبانوں میں بولنے کو شامل کرتا ہو [16]